Heroes who fulfill their personal sense of destiny

سورما جو اپنی شخصی رویا کو پایہء تکمیل تک پہنچاتے ہیں

Do You Have A Positive Or Nagative Mental Attitude?

کیا آپ کا ذہنی رویہ مثبت ہے یا منفی؟

ستمبر 2010ء

مصنف: رابرٹ آر میک لاف لن

مترجم: پاسٹر پرویز رحمت مسیح

GRACE BIBLE CHURCH PAKISTAN

www.gbcpakistan.org

کیا آپ کا ذہنی رویہ
مثبت ہے یا منفی؟
ستمبر 2010

فلپیوں 15:3 کے لئے ہمارا اصلاحی ترجمہ کہتا ہے کہ ''پس ہم میں جتنے کامل ہیں یہی خیال رکھیں''، ہم نے جملہ کے پہلے حصہ میں ذہنی رویہ کی عقائدی تعلیم پر 32 گھنٹے لگائے ہیں۔ دوسرے حصے میں یہ آیت اس طرح پڑھی جاتی ہے کہ ''اگر کسی بات میں تمہارا اور طرح کا خیال ہو تو خدا اُس بات کو بھی تُم پر ظاہر کردے گا''۔ فلپی جیسی کلیسیا میں بھی ایسے لوگ پائے جاتے تھے جو پولس رسول اور اپفرڈُتُس کی تعلیمات کے زیرِ اثر تھے لیکن اُن کے خیالات آپس میں نہ ملتے تھے اور اُن کا ذہنی رویہ بھی ایسے لوگوں سے مختلف تھا جو خدا کے ارادہ کے مطابق وجود رکھتے، اپنے آپ کو وقف کرتے اور دھیان گیان میں مصروف رہتے تھے۔ بلکہ اُن کا ارادہ ہمیشہ ایسا ہوتا تھا جس طرح لوقا کی انجیل 14:18-20 میں ایک شخص کا ذکر ہے کہ اُس نے زمین کا ایک ٹکڑا خرید لیا اور ضروری سمجھا کہ جا کر اُسے دیکھے، یا وہ جس نے پانچ جوڑی بیل خریدے اور انہیں آزمانے کے لئے جانا چاہتا تھا، یا پھر وہ شخص جس نے شادی کی تھی اور ایسی وجوہات کی بنا پر وہ یا تو آ نہیں سکتے تھے، پہنچ نہیں سکتے تھے یا پھر ثابت قدم

نہیں تھے۔

فلپیوں 15:3 ''پس ہم میں جتنے کامل ہیں یہی خیال رکھیں اور اگر کسی بات میں تمہارا اور طرح کا خیال ہے،''

اس کا مطلب ہے ذہنی رویہ کی وجہ سے فرق نظریہ رکھنا یا کسی بات میں فرق خیال رکھنا۔ جب ہم روحانی نشو ونما کے مختلف درجات میں سے گزرتے ہیں، تو جب تک مناسب اور جائز رویہ نہ ہو ہم کسی صورت آگے بڑھ نہیں سکتے۔ ایسا جائز اور مناسب رویہ رکھنے سے ہم سوچ کی، لوگوں کی، نظام کی اور مصائب کی آزمائش کا سامنا کرنے کا ڈھنگ سیکھتے ہیں۔ لوگوں کی آزمائش کے دو درجات ہیں۔

1۔ شخصی محبت اور پسندیدگی میں، جہاں ہمارے عزیز ہماری زندگی کو اپنے اختیار میں کر کے ہمارے لئے ناگواری پیدا کر سکتے ہیں جب تک کہ ہم تھوڑی بہت روحانی تعظیم حاصل نہ کر لیں اور مشکلات حل کرنے والے دس آلات استعمال نہ کریں۔ بعض اوقات ایسے لوگوں کی خوشی کے لئے جنہیں ہم شخصی طور عزیز رکھتے ہیں، ہم خود کو ایک مختلف شخص کے طور پر دیکھتے ہیں اور اپنے عمومی اعمال کی پیروی نہیں کر رہے ہوتے۔

2۔ شخصی نفرت اور ناراضگی میں، جہاں مخالفت اور ہیجان ہماری زندگی یا شادمانی پر اختیار حاصل کر لیتے ہیں، تاوقتیکہ ہم روحانی پختگی تک آگے نہ بڑھیں۔ اپنے پیشتر سے مقرر کردہ منصوبہ میں، خدا نے ایسی منصوبہ سازی کی ہے کہ ہماری خوشی ہمیشہ ہمارے اندر سکونت کرتی رہے، اور ہمیں اپنی خوشی کے لئے لوگوں یا دیگر چیزوں پر انحصار کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔

ممکن ہے نظام کی آزمائش میں اختیار والے ہمارے ساتھ ناروا اور بے انصافی کا سلوک کریں۔ ایسا کام انتظامیہ، کسی بڑے افسر، کوچ، پروفیسر، حکومتی بیوروکریسی، شوہر، والدین، پاسبان، ڈیکن وغیرہ کی طرف سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ ممکن ہے اُن کا لائحہ عمل نامناسب ہو اور عمومی زندگی سے تضاد رکھتا ہو یا ہمارے عمومی شخصی معیاروں سے فرق ہو، یا پھر اِس میں جاہلیت کا پہلو ہو، اور اس کے باوجود وہ لائحہ عمل قابلِ نفاذ بھی ہو۔ ہماری عمومی زندگی اور مقاصد آپس میں متصادم بھی ہو سکتے ہیں۔

ایسے باقاعدہ ذہنی رویہ کا مطلب یہ سیکھنا بھی ہے کہ مصائب کی آزمائش سے کیسے نمٹا جائے۔ کسی ایماندار کے خدمت کے میدان میں پہنچنے سے پہلے کم از کم دو بڑی مصیبتیں ضرور راہ میں آئیں گی۔ ایماندار ان مشکلات سے کیسے نمٹتا ہے، یا تو وہ اپنی روحانی ترقی میں تیزی لے آتا ہے یا اُس راہ کو چھوڑ کر واپس پلٹ جاتا ہے۔ مصیبتوں کی آزمائش کے دو درجات ہوتے ہیں۔

1۔ شخصی مصائب کی آزمائش کو اعمال میں تیزی کی وجہ سے دکھ سہنے کی برکات، یا کائناتی دخل اندازی کے خدشہ کے ساتھ تشکیل دیا گیا ہے جس میں الٰہی اصول بھی شامل ہو جاتے ہیں۔

2۔ تاریخی، اجتماعی، یا قومی مصائب کی آزمائش کا تعلق دوسروں کے غلط فیصلوں سے ہے جن میں ہم محض شراکت کی وجہ سے شامل ہو جاتے ہیں۔

لُبِ لباب یہ کہ ہمیں اِن مصیبتوں سے نمٹنا سیکھنا چاہیئے یا پھر آیت کا دوسرا حصہ ہماری بابت سچ ثابت ہوگا کہ ''اگر کسی بات میں تمہارا اور طرح کا خیال ہے تو خدا اُس کو بھی تُم پر ظاہر کر دے گا۔'' یہاں پر ''اور طرح کا'' ایک کلیدی حصہ ہے، اس کا

مطلب ہے آیت کے پہلے حصہ میں بیان کردہ بات سے یکسر مختلف بات۔ اس کا دراصل یہی مطلب ہے کہ ”خدا کے منصوبہ سے ہٹ کر کسی اور طرح کا خیال یا رویہ رکھنا۔“ پولس نے یہ آیت فلپیوں اور ایسے بے شمار لوگوں کے لئے لکھی جو اپنی روحانی بلوغت میں مختلف درجات تک جا پہنچے تھے اور اُن کے سامنے اگلے مقصد تک پہنچنے کا چیلنج تھا جسے ”بے حد فضل“ کہتے ہیں۔ پولس فلپی کلیسیا کی تمام تر صورت حال سے واقف تھا اور اُس کے پاس وہاں کی مقامی کلیسیا سے متعلق مکمل خبر تھی۔ پولس نے تو اس سے بھی دردناک حقیقت دریافت کر لی تھی۔ وہ لوگ اپنے پاسبان اپفرُدِتُسؔ کی غیر موجودگی میں اختیار کی جنگ لڑنے لگے اور اُن کے درمیان ایک دوسرے کے لئے غلط سوچ پائی جاتی تھی۔ اُن کی روحانی باتوں میں تو نہیں لیکن ایک دوسرے کے خلاف اُن کے ردِعمل سے ایسا ظاہر ہوتا تھا۔ وہاں ایسے لوگ تھے جو اختیار کے لئے زور مارتے اور ایک دوسرے سے لڑتے تھے۔ اُن کے درمیان تفرقے اور جدائیاں جنم لے رہی تھیں، لوگ دھڑے بندی کر رہے تھے۔ ہم فلپیوں 2:4 میں ایسی دو عورتیں دیکھ سکتے ہیں جو مشکلات پیدا کر رہی تھیں، ایک تو وہ جو شہوت پرستی اور چھچھورپن کی طرف مائل تھی، اور دوسری وہ جو شریعت پرستی کی طرف مائل تھی۔ بدقسمتی کی بات یہ تھی کہ فلپی کے ایماندار عقائدی تعلیمات پر قائم نہ رہ رہے تھے، پس خدشہ تھا کہ وہ بھی کرنتھس کی کلیسیا جیسے نہ بن جائیں 1 کرنتھیوں 1:10-15 ”اب اے بھائیو! یسوع مسیح جو ہمارا خداوند ہے اُس کے نام کے وسیلہ سے میں تم سے التماس کرتا ہوں کہ سب ایک ہی بات کہو اور تم میں تفرقے نہ ہوں بلکہ باہم یک دل اور یک رایِ ہو کر کامل بنے رہو۔ کیونکہ اے بھائیو تمہاری نسبت مجھے خلوےؔ کے گھر والوں سے معلوم ہوا کہ تم میں

جھگڑے ہو رہے ہیں۔ میرا یہ مطلب ہے کہ تم میں سے کوئی تو اپنے آپ کو پولس کا کہتا ہے کوئی اپلوس کا کوئی کیفا کا کوئی مسیح کا۔ کیا مسیح بٹ گیا؟ کیا پولس تمہاری خاطر مصلوب ہوا؟ یا تم نے پولس کے نام پر بپتسمہ لیا؟ خدا کا شکر کرتا ہوں کہ کرسپس اور گیُس کے سوا میں نے تم میں سے کسی کو بپتسمہ نہیں دیا۔ تا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ تم نے میرے نام پر بپتسمہ لیا۔'' حتیٰ کہ خدا نے تو 1 کرنتھیوں 11:18-19 میں یہ الفاظ استعمال کئے ہیں کہ'' کیونکہ اول تو میں یہ سنتا ہوں کہ جس وقت تمہاری کلیسیا جمع ہوتی ہے تو تُم میں تفرقے ہوتے ہیں اور میں اس کا کسی قدر یقین بھی کرتا ہوں۔ کیونکہ تم میں بدعتوں کا بھی ہونا ضرور ہے تا کہ ظاہر ہو جائے کہ تم میں مقبول کون سے ہیں۔'' ایک بار پھر فلپیوں 15:3 میں دیکھیں کہ اُن میں سے بعض مختلف ذہنی رویہ رکھنے والے تھے۔ اُن کی سوچ بائبل مقدس کے بیان کے مطابق حقیقی نہ تھی۔ وہ جسم کے مطابق سوچتے تھے، اُن کی سوچ نفسانی سوچ تھی۔ وہ لوگوں کی طرف دیکھتے اور اُن کی کمزوریوں پر نظر رکھتے تھے اور 2 کرنتھیوں 16:5 اس بات سے انکار کرتی ہے کہ وہ لوگ اپنی زندگی کے ردِعمل کی وجہ سے ایسا سوچتے تھے۔ وہ شیطان اور تاریکی کے حاکموں کو دعوت دے رہے تھے کہ اُن میں تفرقے پیدا کر کے اُن کے کام کو روک دیں۔ تفرقے پیدا کرنے کی اہمیت کو جتنا شیطان جانتا ہے اس سے زیادہ اور کوئی نہ جانتا ہوگا۔ اِس بارے میں تو ہمارے خداوند نے بھی مرقس کی انجیل 24:3-25 میں خبردار کیا ہے کہ'' اگر کسی سلطنت میں پھوٹ پڑ جائے تو وہ سلطنت قائم نہیں رہ سکتی۔ اور اگر کسی گھر میں پھوٹ پڑ جائے تو وہ گھر قائم نہ رہ سکے گا۔'' معاملہ یہ ہے کہ ہم چیزوں کا کس طرح مشاہدہ کرتے ہیں آیا یہ ردِعمل ہے یا اظہار۔ ردِعمل کسی کے ساتھ

منفی رویہ رکھنا ہے۔ جبکہ اظہار ایک مثبت خیال رویہ ہے۔ اگر ہمارے ذہنی رویہ میں کسی بھی طرح کی عملی خرابی ہوئی تو ہم کبھی بھی اُس بڑے جلال یا بے حد جلال کی پوشاک نہ پہن سکیں گے، نہ شادمانی کی شدت پا سکیں گے اور نہ ہی مردوں میں سے جی اٹھنے والی زندگی کا تجربہ پا سکیں گے۔

ہم سب کے پاس زندگی میں کسی نہ کسی وقت ایسا کوئی نظریہ ضرور ہوتا ہے جس کی بنیاد ردِعمل یا اظہار پر ہوتی ہے۔ لیکن ہمیں اِس سے چھٹکارا عقائدی تعلیم کو نگل لینے اور روحانی ترقی کرنے سے ہی ملتا ہے۔ تب ایک ایسا وقت آتا ہے جب آپ پختگی کے سامنے کی سب رکاوٹوں کو عبور کر جاتے اور یہ ایک بار پھر اِس بات کی آزمائش بن جاتی ہے کہ ......آپ کا ذہنی رویہ کیسا ہے؟ کیونکہ یہی وہ بات ہے جو خداوند کی نگاہ میں ہے یعنی آپ کا رویہ!

1 تواریخ 28:9 ''کیونکہ خداوند سب دلوں کو جانچتا ہے اور جو کچھ خیال میں آتا ہے اُسے پہچانتا ہے۔''

امثال 16:2 ''انسان کی نظر میں اُس کی سب روشیں پاک ہیں لیکن خداوند روحوں کو جانچتا ہے۔''

فلپی میں ایسے کئی لوگ تھے جو اپنی زندگی کے ردِعمل کے مطابق سوچتے تھے۔ ایسا کر کے وہ شیطان اور تاریکی کے حاکموں کو دعوت دے رہے تھے کہ اُن میں تفرقے پیدا کر کے فلپی میں اُن کے کام کو روک دیں۔ بائبل کی تعلیمات کی بجائے لوگوں کو اہمیت دینے سے خدا کے شاہی خاندان کے ارکان یعنی مسیح کے بدن کے مابین یگانگت تباہ ہو گئی تھی۔ پولس رسول نے 1 کرنتھیوں 12:22-25 اور رومیوں 16:17

میں اس مسئلہ کا حل یوں نکالا ہے کہ ''اب اے بھائیو میں تم سے التماس کرتا ہوں کہ جو لوگ اُس تعلیم کے برخلاف جو تم نے پائی پھوٹ پڑنے اور ٹھوکر کھانے کا باعث ہیں اُن کو تاڑ لیا کرو اور اُن سے کنارہ کیا کرو۔ کیونکہ ایسے لوگ ہمارے خداوند مسیح کی نہیں بلکہ اپنے پیٹ کی خدمت کرتے ہیں اور چکنی چپڑی باتوں سے سادہ دلوں کو بہکاتے ہیں۔'' ایک بار پھر فلپیوں 15:3 میں دیکھیں جہاں بیان ہے کہ ''خدا اُس کو بھی تُم پر ظاہر کر دے گا'' اس کا مطلب یہ ہے کہ حقیقی سرچشمہ تو خدا ہے لیکن مکاشفہ بائبل مقدس کے ذریعے ہی حاصل ہوتا ہے جو کہ درمیانی وسیلہ اور خدا کے کلام کا مقرر کردہ معیار ہے۔ یہی وسیلہ ہے جس کے ساتھ خدا نے سب کچھ ظاہر کرنا پسند کیا ہے۔ وہ بدن کے جوڑوں کی مدد سے یعنی استاد پاسبانوں کی مدد سے یہ کام کرتا ہے، افسیوں 16:4، کلسیوں 19:2۔ یہ بات ایک بار پھر مقامی کلیسیا کی کارکردگی یعنی اُس عقائدی تعلیمی اصول کی طرف چلی جاتی ہے جس کا ہم نے تفصیلی مطالعہ کیا تھا، اور جس کے ذریعے یہ بات آپ تک پہنچی تھی۔ یاد رکھیں کہ خدا اپنی کلیسیا کا مختارِ کار ہے۔ دیکھیں 1 کرنتھیوں 7:12 ''لیکن ہر شخص میں روح کا ظہور فائدہ پہنچانے کے لئے ہوتا ہے۔'' 1 کرنتھیوں 12:11-18 ''لیکن یہ سب تاثیریں وہی ایک روح کرتا ہے اور جس کو جو چاہتا ہے بانٹتا ہے۔ کیونکہ جس طرح بدن ایک ہے اور اس کے اعضا بہت سے ہیں اور بدن کے سب اعضا گو بہت سے ہیں مگر باہم مل کر ایک ہی بدن ہیں اُسی طرح مسیح بھی ہے۔ کیونکہ ہم سب نے خواہ یہودی ہوں خواہ یونانی، خواہ غلام ہوں خواہ آزاد۔ ایک ہی روح کے وسیلہ سے ایک بدن ہونے کے لئے بپتسمہ لیا اور ہم سب کو ایک ہی روح پلایا گیا۔ چنانچہ بدن میں ایک ہی عضو نہیں بلکہ بہت سے ہیں۔

اگر پاؤں کہے چونکہ میں ہاتھ نہیں اس لئے بدن کا نہیں تو وہ اس سبب سے بدن سے خارج تو نہیں۔ اور اگر کان کہے چونکہ میں آنکھ نہیں اس لئے بدن کا نہیں تو اس سبب سے بدن سے خارج تو نہیں۔ اگر سارا بدن آنکھ ہی ہوتا تو سونگھنا کہاں ہوتا؟ مگر فی الواقع خدا نے ہر ایک عضو کو بدن میں اپنی مرضی کے موافق رکھا ہے۔" عقائدی تعلیم کی بابت مثبت خواہش کی موجودگی میں خدا اُسی عقائدی تعلیم کو روزمرہ سوچ بچار، ادراک اور اطلاق کے وسیلہ ظاہر کر دیتا ہے، بشرطیکہ آپ کا ایسا رویہ ہو جس کے ساتھ خود آپ کے فائدہ کے لئے کام کرنے کی ضرورت ہو۔

روزمرہ سوچ بچار، ادراک اور تعلیمات کا اطلاق آپ کی سوچ کی بنیاد تشکیل دیتا ہے جس کے ذریعے آپ لوگوں کی زندگی اور حالاتِ زندگی پر ردِعمل ظاہر کرنے کے رویہ کو پروان چڑھانا چھوڑ دیتے ہیں۔ اگر ایماندار کی سوچ کا تانا بانا خدا کے کلام میں ظاہر کردہ نظریہ کے ساتھ مطابقت نہ رکھتا ہو، تو پھر اُس کے ذہنی رویہ کو درست کرنے کے دو طریقے ہیں تاکہ وہ روحانی نظریہ کے ساتھ ہم آہنگ ہو سکے۔

1۔ آسان راستہ: یعنی روزمرہ کی سوچ بچار، ادراک اور عقائدی تعلیمات کا اطلاق۔

2۔ تنگ راستہ: منفی ایماندار کے لئے روحانی اصولوں کا نظم و نسق۔

اصولوں کے بعض درجات بھٹک کر برگشتہ ہو جانے والے ایماندار کو اُس کی ایسی حقیقی حالت میں بیدار کر دیتے ہیں جہاں وہ کسی بات کا انتخاب کر سکتا ہے۔ وہ گناہ اور اس کے بعد موت پر منتج ہونے والی برگشتگی میں لوٹ جانے یا روحانی اصول کے میں سے کسی بات کا انتخاب کر سکتا ہے۔ ہم اپنے ناقص ذہنی رویہ سے کسی کو جیت

نہیں سکتے ، زندگی بہت چھوٹی ہے۔ پس فلپیوں 15:3 کی تمام تر آیت ''پس ہم جتنے کامل ہیں یہی خیال رکھیں اور اگر کسی بات میں تمہارا اور طرح کا خیال ہو تو خدا اُس بات کو بھی تُم پر ظاہر کردے گا'' ہمیں ایک بار پھر واپس اُس راہ پر ڈال دیتی ہے جس پر ہم حتمی اور اُس بے حد فضل کی طرف بڑھ سکتے ہیں جس کا ذکر 16 ویں آیت میں کیا گیا ہے۔